اور کمزوری کہتی ہے کہ مشکل ہے کہ مزید کوئی جلد ہو سکے اور قدر افزائی کرنے والوں کی دعاء ہے کہ یہ سلسلہ تکمیل کو پہنچے۔اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ پردۂ غیب کی تحریر کیا ہے" (ص ۲۰)۔ہم بھی دعاء کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت مولف موصوف کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ان کے توسط سے اس سالانہ قرآنی محفل کی آراستگی کا پردۂ غیب سے سامان فراہم فرمائے تا کہ قرآن پاک کا فیض عام ہوتا رہے۔آمین ثم آمین۔ (ظفر الاسلام اصلاحی)

نام کتاب : قرآن مجید اور مستشرقین (غلط فہمیوں کا جائزہ)

مصنف : محمد جرجیس کریمی

ناشر : مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ڈی۔۳۰۷، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

سنِ اشاعت: ۲۰۱۷ء

صفحات : ۱۲۰

قیمت : ۷۲ روپے

یہ علمِ قرآن کی برکات میں سے ہے کہ اس سے متعلق نت نئی کتابیں منظرِ عام پر آتی رہتی ہیں جن میں مختلف پہلو سے قرآنی مطالعات پیش کیے جاتے ہیں۔پیشِ نظر کتاب بھی انہی مطالعات میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔یہ بات بخوبی معروف ہے کہ مستشرقین کی اصطلاح ان مغربی اسکالرس کے لیے استعمال ہوتی ہے جو اسلامی و مشرقی علوم (قرآن، حدیث، سیرتِ نبوی ﷺ، فقہِ اسلامی، اسلامی نظامِ زندگی، اسلامی تہذیب وتمدن، عربی زبان و ادب) میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ان سے متعلق مطالعہ و تحقیق کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ان موضوعات پر ان کی تحریروں کے مختلف اغراض و مقاصد ہوتے ہیں جو زیادہ تر منفی نوعیت کے ہوتے ہیں۔یہ بھی اچھی بات ہے کہ علماء و اسکالرس ان کی نگارشات کا تنقیدی جائزہ لیتے رہتے ہیں تا کہ ان کی غلط بیانیوں اور مسخِ حقایق کی کوششوں سے قارئین کو باخبر رکھا جا سکے اور اسلام، اسلامی عقاید، تعلیمات و احکام اور ان

کے بنیادی مصادر سے متعلق ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے۔ زیرِ تعارف کتاب (قرآن مجید اور مستشرقین۔ غلط فہمیوں کا جائزہ) اسی نوع کی ایک مفید کاوش ہے۔

پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں یہ مسائل زیرِ بحث آئے ہیں: استشراق کا تاریخی پس منظر، قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات، قرآن مجید پر اعتراض کرنے والے بعض مشہور مستشرقین، قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ، قرآن مجید سے متعلق مستشرقین کی کاوشیں۔

باب اول میں استشراق کی تعریف، اس کے ظہور کے پس منظر و اسباب اور اس کے ارتقائی مراحل سے بحث کی گئی ہے۔ معروف رائے کے مطابق استشراق کا فوری سبب صلیبی جنگوں کو قرار دیتے ہوئے مصنف نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ''بظاہر اس کا مقصد اسلام اور اسلامی علوم و فنون کا مطالعہ ہے، مگر بہ باطن یہ صلیبی جنگوں کی ناتمام مرادوں کی تکمیل ہے، جس کے لیے شمشیر و سنان کام نہ آئی اس کے لیے نوکِ خامہ کو حرکت میں لایا گیا'' (ص ۱۴)۔ استشراق کے ارتقاء کو صلیبی جنگوں سے جدید دور تک پانچ مراحل میں تقسیم کرتے ہوئے اس کے مقاصد سے بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں مصنفِ محترم نے یہ نتیجۂ فکر پیش کیا کہ ''اس کا اصل مقصد تو اسلامی تحریک کو بے روح کرنا ہے''، لیکن اس کے کچھ ذیلی مقاصد بھی ہیں جنھیں اس طور پر بیان کیا جاسکتا ہے: مسلمانوں کو ذہنی و فکری طور پر احساسِ کمتری میں مبتلا کرنا، اسلام کی عملی اسپرٹ کو بے اثر کرنا، مسلمانوں کے بین الملّی اتحاد کو زک پہنچانا اور مسلم محققین و اسکالرس کی توجہ مثبت و تعمیری کاموں سے ہٹا کر منفی و دفاعی کام کی طرف پھیر دینا۔ استشراق کے مستقبل کے بارے میں صاحبِ تصنیف کا یہ خیال ہے کہ اب یہ رُو بہ زوال ہے، اس میں اب مغربی اسکالرس کی پہلی جیسی دلچسپی باقی نہیں رہی اور نہ ان کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ۱۱/۹ کے بعد اس میں کچھ جان آگئی ہے (ص ۱۷۔۱۸)۔

باب دوم میں قرآن کریم پر مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے اور انھیں داخلی و خارجی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ قسم اول سے مراد وہ اعتراضات ہیں جو

قرآن کے بیان کردہ عقائد، اس کی تعلیمات، قصص انبیاء اور تاریخی واقعات سے تعلق رکھتے ہیں۔ قسم دوم سے وہ اعتراضات مراد لیے ہیں جو قرآن کی زبان، فصاحت و بلاغت، جمع و ترتیب، منسوخ آیات اور قراءات پر وارد کیے گئے ہیں۔ بقول مصنفِ محترم ان اعتراضات کا ماحصل یہ ہے کہ قرآن میں مذکور عقائد و تعلیمات دیگر مذہبی ذرائع اور دوسری قوموں کے رسوم و رواج سے ماخوذ ہیں، قرآن کی تعلیمات محدود اور چند اخلاقی قسم کی ہیں اور یہ کہ یہ تعلیمات ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں (ص ۲۴)۔

باب سوم میں ان مشہور مستشرقین کی حیات و علمی خدمات کا مختصر تذکرہ ہے جنہوں نے قرآن مجید پر اعتراضات کیے ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے ۱۷ مستشرقین کا ذکر ان کے انگریزی نام اور سنِ ولادت و وفات کے ساتھ کیا ہے۔ ان کی علمی خدمات کے ذیل میں ان کی ان کتابوں پر مختصراً روشنی ڈالی گئی ہے جو اسلامیات بالخصوص قرآن یا علم قرآن سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس باب کا ایک مفید پہلو یہ بھی ہے کہ ان مستشرقین کی نگارشات میں قرآن سے متعلق جو بے بنیاد باتیں یا اعتراضات پائے جاتے ہیں ان کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے، مثلاً تھیوڈور نولڈ کے ضمن میں وہ تحریر کرتے ہیں: ''نولڈ کے کے خیال میں قرآن مجید محمد ﷺ کی ذاتی تصنیف ہے اور وحی آپ ﷺ سے ایک بے قابو ہیجانی کیفیت میں صادر ہوتی تھی۔ وحی کا تجربہ آپ ﷺ کا ذاتی تجربہ تھا، نہ کہ آسمان سے کوئی فرشتہ اترتا تھا'' (ص ۳۷)۔

باب چہارم کتاب کا سب سے مبسوط باب ہے۔ اس میں قرآن کریم پر مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ ان کے اعتراضات کی کمزوری و بے حقیقتی کو واضح کرتے ہوئے مختلف پہلوؤں سے قرآن کی معجزانہ شان کو نمایاں کیا گیا ہے اور اس حقیقت پر خاص زور دیا گیا ہے کہ بلا شک و شبہ یہ کتابِ الٰہی اور منزل من اللہ ہے، نہ کہ کسی انسان کی تصنیف، جیسا کہ مستشرقین کا الزام ہے۔ قرآن اپنے اندر لسانی، ادبی، علمی، تاریخی و معنوی ہر طرح کا اعجاز رکھتا ہے، اس کی فصاحت و بلاغت بے مثال ہے (ص ۵۰-۵۸)۔ صاحبِ کتاب نے ان کے اس بار بار دہرائے جانے والے اعتراض کا بھی

تنقیدی جائزہ لیا ہے کہ قرآن کی بیان کردہ تعلیمات دوسرے ذرائع سے ماخوذ ہیں اور مدلل انداز میں اس کی تردید کرتے ہوئے پرزور اسلوب میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہر دور میں ان کی اہمیت ومعنویت مسلم ہے۔ اسی طرح قرآنی قصص اور اس میں بیان کیے گئے تاریخی واقعات (جنہیں بھی مستشرقین اپنے اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں) کی حقانیت و صداقت پر بھی روشنی ڈالی ہے (ص۷۹-۸۱)۔ مزید براں قرآن کے جمع وترتیب، نسخ اور تکرار مضامین کے پہلو سے مستشرقین جو اعتراضات وارد کرتے ہیں، مصنفِ محترم نے ان کا بھی علمی انداز میں جواب دیا ہے (ص۸۲۔۸۴)۔

آخری باب (قرآن مجید سے متعلق مستشرقین کی علمی کاوشیں) میں مستشرقین کی علمی کاوشوں بالخصوص اسلامیات ومشرقی علوم سے متعلق ان کی تحقیقی وتصنیفی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مصنفِ موصوف نے مختلف علاقوں وملکوں کے مستشرقین کی علمی کاوشوں (کتب ومضامین) کی فہرست پیش کی ہے۔ ہر مستشرق کا نام اردو وانگریزی میں مع سنِ ولادت ووفات مندرج کیا گیا ہے۔ اس فہرست کے تحت اٹالوی، جرمن، انگریز، امریکی، فرانسیسی، روسی، پولینڈی، سوئڈش، اسپینی، پرتگالی، ہالینڈی ولاطینی مستشرقین کی علمی کاوشوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے (ص۸۷-۱۰۹)۔ آخر میں دو مفید ضمیمہ جات ہیں۔ اول کے تحت ان عربی واردو کتابوں کی فہرست مع تفصیلاتِ اشاعت درج ہے جنھیں مختلف دور کے علماء ومسلم اسکالرس نے مستشرقین کی علمی کاوشوں کے جائزے یا ان کے اعتراضات کے جواب میں تالیف کی ہیں۔ دوسرے ضمیمہ میں ان ۶۳ عربی کتابوں کا نام درج ہے جو مصنف کو زیر بحث موضوع کے تعلق سے متعلقہ ویب سائٹ پر ''الاستشراق'' کے ذیل میں ملی تھیں (ص۱۱۲-۱۱۹)۔

مختصر یہ کہ زیر مطالعہ کتاب اپنے موضوع پر مختلف پہلوؤں سے اہمیت کی حامل ہے۔ قرآنیات سے دلچسپی رکھنے والوں، بالخصوص ''قرآن مجید اور مستشرقین'' جیسے اہم موضوع پر مطالعہ وتحقیق کرنے والوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

(ظفر الاسلام اصلاحی)